سند کے راویوں کا حال

١ـ **یحی بن سعید بن فروخ التمیمی ابوسعید القطان البصری** ـ ابن حجر: ثقة، متقن، حافظ، امام، قدوة من کبار التاسعة (التقریب م ٧٦٠٧)ـ الذهبی : محدث زمانه (المیزان م ٩٥٢٢)

٢ـ **ثور ابن یزید الکلاعی ابوخالد الحمصی** ،قال الذهبی :من أحد حفاظ الحدیث ،ابن معین: قدری لکن صحیح الحدیث، ابن حجر: ثقة، ثبت الا أنه یری القدر من السابعة (المیزان م ١٤٠٦ ، التقریب م ٨٦٩)

٣ـ **راشد بن سعد** :قال الذهبی :وثقه ابن معین وابوحاتم وابن سعد وقال احمد: لابأس به، وقال الدارقطنی: یعتبر به (المیزان م ٧٢٠٦)وقال ابن حجر: ثقة کثیر الارسال من الثالثة، شهد صفین (التقریب م ١٨٦٤)

٤ـ **ثوبان الهاشمی مولیٰ رسول الله** ﷺ آزادی پانے کے بعد بھی دامن نبوی سے جدائی گوارا نہ کی ،سفر وحضر میں رفاقت نبوی سے فیض یاب ہوتے رہے۔ نبی کریم ﷺ کی وفات کے بعد شام گئے اور حمص میں ۵۴ھ کو وفات پائی۔ (الاصابة ٩٦٩)

اس حدیث پر وارد اعتراضات کے جوابات کیلئے دیکھیے (الدرایة ح ١١ ، بخاری التاریخ الکبیر ٢٩٢/٣)

الحکم علی الحدیث: اس حدیث کی سند متصل ،تمام راوی قابل حجت اور ثقہ ہیں۔ اس لیے یہ حدیث درجہ ﴿صحیح﴾ پر ہے۔ حافظ ابن حجر قمطراز ہیں: **صحیح علی شرط مسلم** (اتحاف المهرة م ٢٤٨٢)

❁❁❁❁❁❁❁

اللہ تعالیٰ کا ترازو

(ثناء اللہ غلام)

اس دنیا میں یہ ممکن ہے کہ ایک شخص اپنے پڑوسی کو ستائے۔ اس کے باوجود اسکو دینداری کے اسٹیج پر بیٹھنے کے لئے نمایاں جگہ ملی ہو۔

ایک شخص اپنی لیڈری کے لئے سرگرم ہو، پھر بھی وہ مجاہد حق کے نام سے شہرت پائے۔

ایک شخص اپنے ماتحتوں سے بے انصافی کرے، اس کے باوجود امن وانصاف کے اجلاس میں اسکے صدارت کے لئے بلایا جائے۔

ایک شخص کی تنہائیاں اللہ تعالیٰ کی یاد سے خالی ہوں، مگر عوام الناس کی نظر میں وہ اللہ تعالیٰ کا جھنڈا اٹھانے والا سمجھا جاتا ہو۔

ایک شخص کے اندر مظلوم کی حمایت کا کوئی جذبہ نہ ہو، پھر بھی اخبارات کی سرخیوں میں اس کو مظلوموں کے حامی کی حیثیت سے نمایاں کیا جارہا ہو۔

ایک شخص صرف ''قول'' کا کارنامہ دکھارہا ہو، پھر بھی کریڈٹ دینے والے اس کو ''عمل'' کا کریڈٹ دے رہے ہوں۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿**یوم تبلی السرائر**﴾ آدمی کی اصلی حقیقت اللہ تعالیٰ نے دنیا میں حقیقت چھپا رکھی ہے۔ آخرت میں جب اللہ تعالیٰ کی ترازو کھڑی ہوگی اور ہر آدمی کو تول کر دیکھا جائے گا کہ کون کیا تھا اور کون کیا نہیں تھا۔

کامیاب صرف وہ ہے جو جہنم سے بچے اور جنت کا مستحق ثابت ہو۔ ﴿**فمن زحزح عن النار وادخل الجنة فقد فاز**﴾

تاریخ بلتستان قسط:14

ارض بلتستان

محمد اسماعیل فضلی

ہندوستان سے ہندو راجپوتوں اور برہمنوں کی آمد کا سلسلہ جاری رہا لیکن علاقائی، جغرافیائی اور مذہبی حالات کھلے تبلیغ کی راہ میں حائل رہے۔ قطب صاحب لکھتے ہیں کہ شنکلا نے شادی کے چند سال بعد بدھ مت اختیار کی۔ آخر وہ وقت بھی آ گیا جب سلطان شہاب الدین غوری نے پرتھوی راج مہاراجہ رائے پتھورا کو دندان شکن شکست دی۔

برہمنی چیلے ایک بار پھر تتر بتر ہونے لگے۔ ہستناپور (دہلی) اور بھیم سین کے مندروں کے پنڈتوں کو ایک بار پھر جان کے لالے پڑ گئے۔ ہستناپور کے پروہت لیکھراج بھیم سین کے جیتوان اور وید سیوارام کے علاوہ دیوداسی امرتی، نرملا اور ساوتری ایک جرنیل شمبوناتھ کے ساتھ فرار ہو کر کشمیر پہنچ گئے۔ لیکھراج نے مہاراجہ کشمیر کے دربار میں حاضر ہو کر مسلمانوں کے خلاف زہرافشانی کرتے ہوئے فریاد کی کہ مسلمانوں کے بادشاہ سلطان محمود غزنوی نے جب سومنات فتح کیا تو سارے پروہتوں اور پنڈتوں کو بھی قیدی بنا کر ساتھ لے گئے۔ اور ہندوکش کے پہاڑوں پر پیدل چڑھنے پر مجبور کیا۔ سلطان کے سوار دستوں نے نہتے پنڈتوں کو نیزوں کی انی پر چڑھنے پر مجبور کیا۔ بڑے بڑے توندوں والے پنڈت چڑھائی چڑھنے سے عاجز رہے۔ پہاڑ کی چوٹی تک پہنچتے پہنچتے تقریباً تمام پنڈت بے حال ہو کر گہری کھائیوں میں گر کر مرتے رہے۔ اس وقت سے سلسلہ ہائے کوہ کا نام ہندوکش پڑ گیا۔

لیکھراج بمع ساتھی کم و بیش چھ مہینے تک کشمیر میں مقیم رہے، جب گرمیوں میں برف پگھل گئی تو دیوسائی کے راستے سکردو پہنچ گئے۔ پنڈتوں نے بھاگتے ہوئے قیمتی جواہرات ساتھ لائے تھے جو انکے کام آتے رہے، یہاں آ کر انہوں نے ان جواہرات کے ذریعے راجہ کے دربار میں مقام بنالیا۔ کچھ عرصہ بعد اپنے معتقدین کے ساتھ تعلق جوڑنے میں کامیاب ہو گیے۔ لیکھراج نے سکردو کو مسکن بنالیا جبکہ جیتوان، امرتی اور شمبوناتھ چپلو وارد ہو کر گونپے میں بظاہر لامابن بیٹھے۔ چند سال تک چپلو اور گردونواح میں ہندومت کی اشاعت میں سرگرداں رہے۔ لیکن بدھ مت کے توہماتی ماحول میں وہ اپنے مقاصد میں قطعاً ناکام رہے۔

غالباً 781ھ بمطابق 1379ء میں جب چھچن کے مقام پر امیر کبیر سید علی ہمدانی اور لاماؤں کے درمیان مناظرہ ہوا اس وقت جیتوان اور ساتھی بھی وہاں موجود تھے۔ وہ حضرت سید علی ہمدانی کی کرامات اور عقیدہ توحید سے اس قدر متاثر ہوئے کہ وہیں پر ہی مشرف باسلام ہوئے۔ سید علی ہمدانیؒ کے ہاتھوں اسلام قبول کرنے کے بعد شمبوناتھ سکردو روانہ ہوا۔ جہاں درپردہ ہندومت کی اشاعت میں سرگرداں لیکھراج اور ساتھیوں کو لیکر سید علی ہمدانی کے پاس شگر پہنچے۔ سید صاحب کی تبلیغ کا نتیجہ تھا کہ باقی ماندہ ہندوؤں نے بھی اسلام قبول کرلیا۔ یوں بلتستان میں برہمنی سامراج اپنے تمام ترناپاک عزائم کے ساتھ ہمیشہ کیلئے ختم ہو گیا۔